ڈاکٹر محمد عمر فاروق

جنوبی افریقہ میں ختمِ نبوّت کا پیغام

۲۷ر نومبر ۲۰۱۳ء کو لاہور سے جنوبی افریقہ کے لیے روانگی ہوئی۔ جہاں ختم نبوّت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا انعقاد ہونا تھا۔ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلۂ (امیر انٹرنیشنل ختمِ نبوّت موومنٹ) کی دعوت پر جناب سید محمد کفیل بخاری اور راقم (ڈاکٹر محمد عمر فاروق) پر مشتمل مجلس احرارِ اسلام کا دورُکنی وفد دیگر سترہ شخصیات کے ہمراہ ۲۸ر نومبر کو جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں پہنچا۔ وفد کے دیگر اراکین حسبِ ذیل تھے۔

مولانا زاہدالراشدی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، ڈاکٹر احمد علی سراج، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا مفتی شاہد محمود، قاری محمد رفیق وجھوی، شمس الدین، مولانا بدر عالم چنیوٹی، مولانا زاہد محمود قاسمی، پروفیسر ظفر اللہ بیگ، عبدالحمید چشتی، جناب محمد شکیل اختر، لطف اللہ لدھیانوی، امان اللہ اور مولانا مقبول احمد۔ جب کہ جدہ سے بھی علماء کرام کا قافلہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلۂ کی سربراہی میں سعودی ائیرلائن کے ہوائی جہاز میں ہمارے ساتھ شامل ہوگیا۔ جوہانسبرگ ائیرپورٹ سے مولانا محمد ابراہیم پانڈور کی رہائش گاہ پر حاضری ہوئی۔ جہاں کچھ ہی دیر میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی مدظلۂ بھی تشریف لے آئے۔ ان کی آمد ہم ایسے طالب علموں کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوئی۔ حضرت کی سادگی، بے تکلفی، برجستگی کے ساتھ ان کے تبحر علمی، حالاتِ حاضرہ سے باخبری اور نپی تلی گفتگو نے حد درجہ متاثر کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی زندگی میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

رات کو بذریعہ طیارہ کیپ ٹاؤن پہنچے۔ جہاں حضرت مکی مدظلۂ کے خلفاء بالخصوص مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا عبدالخالق علی (جنرل سیکرٹری مسلم جوڈیشیل کونسل ساؤتھ افریقہ) سمیت بہت سے احباب نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ یہ رات اور اگلے تین دن ایک ہوٹل میں گزارے۔ جہاں مولانا زاہدالراشدی بھی ہمارے ساتھ رہے۔ صبح (۲۸ر نومبر) کو کچھ حضرات کی مختلف مساجد میں تقاریر کا پروگرام طے ہوا۔ مولانا زاہدالراشدی حفظہ اللہ تعالیٰ، محترم سید محمد کفیل بخاری اور یہ فقیر مولانا عبدالرحمٰن کی رہنمائی میں ان کی مسجد مرکز المجاہدین پہنچا۔ جہاں پر کفیل شاہ جی کا اردو میں خطاب ہوا۔ جس کا انگریزی میں ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن نے اتنی روانی اور گھن گرج کے ساتھ کیا کہ مولانا زاہدالراشدی نے میرے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مولانا تو آپ حضرات سے بھی بڑے احراری محسوس ہوتے ہیں۔ جمعہ کے بعد مولانا عبدالرحمٰن اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا۔ تب معلوم ہوا کہ موصوف حضرت مکی کے خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک

باعمل مجاہد بھی ہیں اور جہادِ افغانستان میں باقاعدہ معرکہ آرائی کے مناظر پیش کر چکے ہیں۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں اور تبلیغی جماعت سے بھی منسلک ہیں۔ سچی بات ہے کہ مولانا کی سادگی، خدمت گزاری اور حددرجہ انکسار نے ہم تینوں کو اُن کا گرویدہ بنا دیا۔ ان کی احراری طبیعت کے پیشِ نظر میں ان کو مولانا عبدالرحمٰن احرار کہہ کر ہی مخاطب کرتا رہا۔

۲۹ر نومبر (جمعہ) کی شام مسلم جوڈیشیل کونسل اور انٹرنیشنل ختمِ نبوّت موومنٹ کے زیرِ اہتمام عالمی ختمِ نبوّت کانفرس کی افتتاحی نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت شیخ محمد فیلا فندر نے کی۔ جبکہ مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم، مسلم جوڈیشل کونسل کے رہنماؤں شیخ ریاض فقار، شیخ عبدالحمید خبیر (صدر یونائیٹڈ علماء کونسل جنوبی افریقہ) اور مولانا عبدالخالق نے کانفرس کی غرض وغایت کے متعلق اظہارِ خیال کیا اور شیخ ابراہیم خلیل کی دعا پر یہ پُر وقار نشست اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں تمام مندوبین کے اعزاز میں پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس نشست میں پاکستانی علماء کرام اور دانش وروں کے علاوہ مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے مہتمم مولانا ماجد مسعود، ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ، مفتی محمد صالح سہارنپوری، مولانا محمد ساجد سہارنپوری، مولانا جنید ہاشم (ساؤتھ افریقہ) مولانا عبدالوحید مدنی، مولانا نورالدین جامی، مولانا اسعد محمود مکی اور مولانا محمد امین لون (سری نگر) بھی تشریف فرما تھے۔

کانفرنس کی پہلی نشست ۳۰ر نومبر کو زہرہ نور آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ جس سے ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ، ڈاکٹر احمد علی سراج، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا زاہدالراشدی، مولانا زاہد محمود قاسمی، قاری محمد رفیق وجھوی، مولانا اسعد مکی، ڈاکٹر ظفراللہ بیگ اور مولانا نثار بدر نے خطاب کیا۔ جبکہ صدارتی تقریر مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے فرمائی۔ مولانا نعمانی کے خطاب کے بعد محترم سید محمد کفیل بخاری کو خطاب کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے مولانا نعمانی کے بعد تقریر سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حفظِ مراتب کے خلاف ہے۔ کل کے اجلاس میں اظہار خیال کروں گا۔ ۳۰ر نومبر کو مغرب کی نماز ساحلِ سمندر پر بنائی گئی ایک خوبصورت قدیم مسجد ''مسجد البحر'' میں ادا کی گئی۔ یہ علاقہ ہاؤٹ بے (Hout Bay) کہلاتا ہے۔ یہاں مولانا ہاشم بیگ امام ہیں۔ مسجد کی انتظامیہ نے ہمارا بہت اکرام کیا اور نماز کے بعد پرتکلف کھانا کھلایا۔

کانفرنس کی دوسری نشست یکم دسمبر کو اسلامیہ سکول کیپ ٹاؤن کے احاطے میں ہوئی۔ جس سے پاکستان اور ہندوستان نیز سعودی عرب سے آئے ہوئے علماء کرام کے خطابات ہوئے، جن میں سے محترم سید کفیل بخاری صاحب کے بیان کو بہت سراہا گیا۔ اُسی روز کانفرنس کی تیسری اور آخری نشست مسجد القدس کیپ ٹاؤن بعد نماز مغرب میں انعقاد پذیر

ہوئی۔جس کی صدارت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے کی۔

۲ر دسمبر کو ساحلِ سمندر کی سیر کا پروگرام تھا۔یہ علاقہ انتہائی سرسبز و شاداب ہے۔ایک دل فریب پکنک پوائنٹ بہت عمدگی کے ساتھ بنایا گیا ہے۔جہاں کافی بلندی ہے، پہاڑی راستہ بھی ہے مگر چھوٹی سے ٹرین کی سہولت بھی موجود ہے۔ہم سب ٹرین سے وہاں تک پہنچے، جہاں جنوب میں زمین کا آخری کنارہ ہے اور پھر تاحدِ نگاہ سمندر کی حکمرانی ہے۔ نمازِ ظہر ادا کی۔

سیر و سیاحت کی رنگینیوں میں کھو جانے کے اگرچہ ہزار سامان میسر تھے، مگر قافلۂ تحفظِ ختمِ نبوت، جس عظیم مقصد کے لیے اتنا طویل سفر کر کے یہاں پہنچا تھا، ہمارے اکابر نے اُس مقصد کو ایک لحظہ کے لیے بھی دل و دماغ کے گوشے سے محو نہ ہونے دیا۔ بلکہ وہاں جہاں بحرِ ہند اور ایٹلانٹک اوشن کا سنگم ہے، جسے قرآن مجید میں ’’مَرَجَ البحرین‘‘ کے نام سے ذکر کیا گیا ہے، ختمِ نبوّت زندہ باد اور عظمتِ صحابہ پائندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کیے گئے۔مولانا محمد الیاس چنیوٹی، ڈاکٹر احمد علی سراج اور مولانا محمد احمد لدھیانوی نے خشکی کے اس آخری ٹکڑے کو گواہ بنا کر کہا کہ ’’اے زمین کے آخری کنارے گواہ رہنا کہ ہم تحفظِ ختمِ نبوّت کا پیغام اور عظمتِ صحابہ کا علم لے کر یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔اگر اس سے آگے بھی زمین کا کوئی ٹکڑا ہوتا تو ہم وہاں تک بھی ضرور پیغامِ حق پہنچاتے۔‘‘ اجتماعی دعا کے بعد واپس رہائش گاہ آ گئے۔

۳ر دسمبر کو مسلم جوڈیشل کونسل کے دفتر میں چائے پی اور کونسل کی خدمات سے آگاہی کا موقع ملا۔کونسل کے صدر مولانا احسان ہندرکس کی عربی تقریر نے عربوں کی خطابت کی یاد تازہ کر دی۔۳ر دسمبر کو کیپ ٹاؤن سے روانہ ہو کر جوہانسبرگ کے علاقے لینسیریا (Lanseria) کے ائیر پورٹ پر اُترے جہاں پر جمعیت علماء جنوبی افریقہ کے زیرِ اہتمام مسجد السلام لوڈیم (Lodium) میں علماء کا اجتماع تھا۔جس کی صدارت مولانا علی عباس جینا صدر جمعیت علماء جنوبی افریقہ نے فرمائی، جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبیداللہ بھوجا امام مسجد السلام نے ادا کیے۔ یہاں پر بھی تمام پاکستانی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔

۴ر دسمبر کو مولانا علی عباس صدر جمعیت علماء کے مرکزی دفتر (جوہانسبرگ) کو روانہ ہوئے۔خوبصورت دومنزلہ عمارت میں جمعیت کے کئی شعبہ جات قائم ہیں۔ جمعیت علماء جنوبی افریقہ کے ۹ صوبوں میں سے ۶ صوبوں میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے متحرک ہے۔مولانا علی عباس دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں اور پیرانہ سالی میں بھی چاک و چوبند اور مستعد ہیں۔مولانا نے جمعیت کی خدمات واہداف کے حوالے سے مندوبین کو بریفنگ دی کہ جمعیت کا نیٹ ورک زیادہ تر تعلیم اور افتاء کے گرد پھیلا ہوا ہے۔جمعیت علماء ۱۹۲۱ء سے قائم ہے اور اس کے تحت ۱۴۰ مکاتب کام کر رہے ہیں۔ہمارے

دارالافتاء میں تین مفتی ہمہ وقت مسلمانوں کے مسائل کے جواب کے لیے کام کر رہے ہیں۔

مولانا علی عباس کی بریفنگ کے بعد میں نے اُن سے سوال کیا کہ جنوبی افریقہ میں قادیانیت کے خلاف جمعیت کیا کام کر رہی ہے تو انہوں نے بتایا کہ جوہانسبرگ میں قادیانی موجود نہیں ہیں۔ قادیانیوں کا زیادہ تر دائرہ کار کیپ ٹاؤن میں ہے۔ اگر قادیانیوں کے حوالے سے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو ہم یونائیٹڈ علماء کونسل کے سہ ماہی اجلاس میں اُسے زیر بحث لا کر اُس کے تدارک کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جس پر میں نے تجویز پیش کی کہ جمعیت ردِ قادیانیت کے لیے مستقل بنیادوں پر کام کرنے کا آغاز کرے اور اپنے ہیڈ آفس میں ہی ایک ختمِ نبوّت سیل قائم کرے۔ جس پر جمعیت علماء کے جنرل سیکرٹری مولانا ابراہیم بھام نے کہا کہ ہم ان شاء اللہ کوشش کریں گے۔ مہمانوں کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ بعدازاں تمام قافلہ جوہانسبرگ کے علاقے میفے خیل پہنچا۔ جہاں حضرت مکی مدظلہٗ کے خلیفہ اور متحرک نوجوان عالم دین مولانا جنید ہاشم کی نگرانی میں خانقاہ خلیلیہ مکیہ کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ وہاں خانقاہ کی تعمیر اور آبادی کے لیے اجتماعی دعا کرائی گئی۔ وہاں سے سیدھے دارالعلوم زکریا پہنچے، جہاں رات کو قیام کرنا تھا۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا شبیر احمد صالوجی مدظلّہ نے خوش آمدید کہا۔ اسی دوران عصر کے وقت حضرت مکی مدظلہٗ دارالعلوم میں تشریف لے آئے۔ ان کی ملاقات اور زیارت سے قلب ونظر کو شاد کام کیا۔

نمازِ مغرب کے بعد نورالاسلام ہال لینیشیا میں جمعیت علماء کے زیر اہتمام ختمِ نبوّت سیمینار تھا۔ جس کی صدارت مولانا علی عباس نے کی اور مولانا ابراہیم بھام نے نظامت کی۔ جوہانسبرگ میں یہ سیمینار اپنی حاضری اور منتظمین کے حُسنِ انتظام کی وجہ سے دیگر اجتماعات پر فوقیت لے گیا۔ کارروائی روک کر عشاء کی نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد دوبارہ خطابات ہوئے۔ جن کا سلسلہ رات گیارہ بجے تک جاری رہا، طوالت کے باوجود حاضرین نے تمام پروگرام آخر تک مکمل دل جمعی اور یک سوئی کے ساتھ سنا۔ مولانا ابراہیم بھام نے اپنے خطاب میں مجلس احرارِ اسلام کی تحفظ ختمِ نبوّت کے لیے مساعی کا تفصیلاً ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام برصغیر کی سب سے پرانی جماعت ہے۔ جس نے تقسیم ہند سے قبل علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی زیرِ سرپرستی سب سے پہلے قادیانیت کا تعاقب شروع کیا۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرارِ اسلام کے سٹیج سے قادیانیت کو اس طرح بے نقاب کیا کہ بالآخر قادیانی پاکستان میں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

۵؍دسمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز قافلہ ڈربن پہنچا، لیکن مولانا زاہد الراشدی مدظلہٗ کو پاکستان روانہ ہونا تھا اس لیے وہ پاکستان روانہ ہو گئے اور اُن کی یاد ہمیں ستاتی رہی، کیونکہ ہم تینوں یعنی جناب سید محمد کفیل بخاری، یہ فقیر اور مولانا زاہد

الراشدی پانچ دن مسلسل ایک ساتھ رہتے چلے آئے تھے اور اُن سے ہمہ وقت گپ شپ، مشاورت اور نیاز مندی کا تسلسل قائم رہا تھا۔ اُن کے سفر نے بہت ملول کیا۔

ڈربن کے تبلیغی مرکز مسجد الہلال میں دارالاحسان سنٹر کے زیرِ اہتمام مغرب کے بعد ختمِ نبوّت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نظامت مولانا مفتی زبیر بیات (مدیر دارالاحسان سنٹر) نے کی۔ صدارت شیخ مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہٗ نے فرمائی اور دعاء مولانا ماجد مسعود مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نے کرائی۔

۶؍دسمبر کو مدرسہ تعلیم الدین سپنگو بیچ میں مختلف علماء سے ملاقاتیں ہوئی اور رات کو وہیں پر قیام ہوا۔ یہ مدرسہ ساحل سمندر پر واقع ہے۔ مدرسہ کے مہتمم مفتی ابراہیم سالیجی حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے خلیفہ ہیں۔

۷؍دسمبر کو دار العلوم زکریا جوہانسبرگ کا سفر بذریعہ بس ہوا۔ جہاں مولانا علاء الدین جمال اور مولانا عبدالقدوس قاسمی نیرانوی (مدرسین مدرسہ) سے نہایت دلچسپ ملاقات رہی۔ مختصر علمی وادبی نشست نے سفر کی تمام تھکان دور کر دی۔ مولانا علاء الدین کی علمی نکتہ آفرینی اور مولانا عبدالقدوس کی تصنیفی وتحقیقی کاوشوں سے آگاہی اور سید محمد کفیل بخاری کی تاریخی، ادبی واقعاتی گفتگو نے مختصر مجلس کے لطف کو دوبالا کر دیا۔ مولانا علاء الدین اور مولانا عبدالقدوس نے اپنی تصانیف ہمیں ہدیہ کیں، اس طرح جنوبی افریقہ کا یہ سفر اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔

حضرت سید محمد کفیل بخاری مدظلہٗ نے کیپ ٹاؤن پہنچتے ہی حضرت مکّی مدظلہٗ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہمارے سفر میں آتے جاتے ہوئے جدہ میں پڑاؤ ہے۔ جدہ پہنچ کر بھی عمرہ کی سعادت سے محروم رہیں تو بہت شرمندگی ہوتی ہے۔ جس پر حضرت مکی مدظلہٗ نے مسلم جوڈیشل کونسل کے منتظمین کے ذمے عمرہ کا انتظام لگا دیا اور الحمدللہ جب یہ خوش خبری ملی کہ سب حضرات کے ویزے لگ گئے ہیں اور عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوگی تو جہاں دل کی وارفتگی اور شیفتگی کا عجیب عالم تھا، وہیں حضرت شیخ مکی مدظلہٗ کی اس شفقت پر اُن کے لیے بے اختیار دعاؤں کے خزانے لُٹ رہے تھے۔

۸؍دسمبر کو جدہ روانہ ہوئے، رات گئے مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کیا، حرم کعبہ میں چشم بے قرار کی اشک باری کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار اور توبہ کا اظہار کیا۔ نماز ظہر کے بعد براستہ بدر شریف مدینہ منوّرہ کا سفر شروع ہوا۔ شہداء بدر کے مزارات پر حاضری، مسجد العریش میں نمازِ عصر کی ادائیگی اور نمازِ عشاء کے بعد مدینہ منوّرہ میں بارگاہِ نبوی میں ہزار ندامت کے ساتھ حاضری کی توفیق ملی، مگر پیاسی نظروں اور دلِ بے تاب کے ساتھ صرف تین گھنٹوں بعد رات کو ہی مکہ مکرمہ لوٹنا پڑا کہ اگلے روز علی الصبح جدہ سے فلائیٹ تھی، راستے میں میقات پر دوبارہ احرام باندھے اور اللہ نے ایک اور عمرہ کی سعادت سے شرف یاب کیا۔ الحمدللہ ۱۱؍دسمبر کی رات کو جدہ میں محترم حافظ محمد رفیق صاحب کے ہاں کھانا کھایا، بہت ہی مخلص،

خدمت گزار اور مہمان نواز ہیں۔ ساڑھے گیارہ بجے شب جدہ ائیر پورٹ کو چل دیے۔ اور صبح پاکستان کے شہر عروس البلاد لاہور پہنچ گئے، مگر مدینہ منوّرہ میں بھائی عبدالمنان معاویہ اور عامر اعوان کی محبتوں کی یادیں اب بھی تازہ ہیں۔

دورۂ افریقہ میں تین شخصیات نے تمام احباب اور سامعین پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی، مہتمم دارالعلوم دیوبند، جن کا ذکر سطور بالا میں گزر چکا۔ فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکّی دامت برکاتہم کہ جن کے اخلاص، تقویٰ و تدین اور پیرانہ سالی میں بھی ناموسِ رسالت کے لیے دور دراز کے سفر کی صعوبتیں جھیلنا اور حد درجہ مختلف مزاج و عادات کے افراد کو ایک ہی لڑی میں پروئے رکھنا جیسی خصوصیات نے حد درجہ متاثر کیا اور نواسۂ امیر شریعت حضرت سید محمد کفیل بخاری حفظہ اللہ تعالیٰ کی سادگی، بے تکلفی، خوش مزاجی کے ساتھ ساتھ اُن کی پُرخلوص خطابت نے بھی گہرے نقوش چھوڑے۔ شاہ صاحب کی حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ نسبت کی بدولت عوام الناس کی توجہ اور رجوع نے بھی اُن کی شخصیت کا سکہ جمائے رکھا۔ پاکستان سے جنوبی افریقہ اور پھر حرمین شریفین کے سفر میں حضرت مکی مدظلہٗ کے خلیفہ حضرت مفتی محمد شاہد مدظلہٗ ہمارے امیر سفر تھے۔ اُن کے حلم اور حسنِ انتظام نے تمام رفقاء کو بے حد متاثر کیا، بہت ہی محبت کرنے والے مخلص انسان ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ افریقہ میں ختمِ نبوّت کانفرنسوں کا انعقاد وقت کا ناگزیر تقاضا ہے، یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے کہ اس سے اپنوں میں بیداری اور ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ کام کا شوق بڑھتا ہے اور ذہن راسخ ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہاں مقامی سطح پر کام کرنے کی بھی اشد ضرورت کا احساس ہوا ہے کہ جب تک مقامی سطح پر قادیانی فتنے پر نظر نہیں رکھی جائے گی اور اُن کے ارتدادی ہتھکنڈوں کا توڑ نہیں کیا جائے گا، تب تک قادیانیت کا جنوبی افریقہ میں سدباب ممکن نہیں۔ فلاحی کاموں، جدید ذرائع، بالخصوص الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے بغیر یہ محاذ سر نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارے میں، فقیر نے جمعیت علماء جنوبی افریقہ، مفتی زبیر بیات صاحب اور دیگر مقامی حضرات کی توجہ ملتجیانہ انداز میں مبذول کرائی۔ جبکہ سید محمد کفیل بخاری صاحب نے کیپ ٹاؤن اور بعدازاں مکہ مکرمہ میں حضرت الشیخ مکّی مدظلہٗ سے تفصیلی مذاکرات کیے۔ الحمدللہ مجلس احرار اسلام کی تجویز پر بہت جلد کیپ ٹاؤن میں ختمِ نبوّت کا دفتر قائم کرنے کی خوش خبری حضرت مکی صاحب نے سنا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائیں اور ختمِ نبوت کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرانے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔ آمین

☆......☆......☆